1

نئے سال کا اہم پروگرام

(فرمودہ یکم جنوری 1954ء بمقام ربوہ)

تشہّد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

''آج اس سال کا پہلا دن ہے اور یہ سال جمعہ کے دن سے شروع ہوتا ہے۔ ہر سال انسان کے اندر نئی اُمنگیں لاتا اور اس کے اندر نئے جذبے پیدا کرتا ہے۔ لیکن کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو نئے سال کی تبدیلی کو محسوس نہیں کرتے۔ اور کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو نئے سال کی تبدیلی کو تو محسوس کرتے ہیں لیکن سال میں اپنے ارادہ کو پورا کرنے کے لیے کوئی جدوجہد نہیں کرتے۔ اور کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو نئے سال کی تبدیلی کو بھی محسوس کرتے ہیں اور اس کے مطابق عمل کرنے کی توفیق بھی پاتے ہیں۔ پس مبارک ہیں وہ لوگ جو یہ محسوس کریں کہ ایک نیا زمانہ اور نیا دَور ہم پر آیا ہے اور پھر اس نئے زمانہ اور نئے دَور کے متعلق اپنے فرائض کو محسوس کریں اور پھر اپنے فرائض کو محسوس کرنے کے بعد عمل کرنے کی کوشش کریں۔

میں نے اس سال جلسہ سالانہ کے موقع پر جماعت کے سامنے کچھ پروگرام رکھا ہے۔ ہم اگر نئے سال میں اس کو مدنظر رکھتے ہوئے عمل کرنے کی کوشش کریں تو یقیناً جماعت میں غیرمعمولی اصلاح اور غیرمعمولی تربیت پیدا ہوسکتی ہے۔ جو باتیں میں نے جلسہ سالانہ کے

موقع پر جماعت کے مردوں اور عورتوں کے سامنے رکھی ہیں اُن میں سے ایک یہ تھی کہ ہر تعلیم یافتہ مرد اور ہر تعلیم یافتہ عورت جماعت کے کسی ایک مرد یا عورت کو جو لکھنا پڑھنا نہیں جانتے معمولی لکھنا پڑھنا سکھا دے۔ ہماری جماعت میں خدا تعالیٰ کے فضل سے تعلیم یافتہ طبقہ زیادہ ہے۔ تمام پاکستان میں مردوں کا ساڑھے تیرہ فیصدی حصہ تعلیم یافتہ ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ہماری جماعت میں یہ نسبت 20، 25 فیصدی ضرور ہے۔ اور اگر جماعت کے 20، 25 فیصدی لوگ اپنی ذمہ داری کو محسوس کریں تو اس کے معنے یہ ہیں کہ اس سال 20، 25 فیصدی اَور لوگ تعلیم یافتہ ہو سکتے ہیں۔ گویا اگر ہم عزم کر لیں اور پھر اس کے مطابق عمل کریں تو اگلے سال ہماری 50 فیصدی تعداد تعلیم یافتہ ہو جائے گی۔ پھر اگر اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ گو ربوہ میں عورتیں تعلیم کے لحاظ سے مردوں سے بہت زیادہ آگے ہیں لیکن باہر کی جماعتوں میں عورتوں کی تعلیم کا یہ معیار نہیں۔ اگر ہم عورتوں کے لحاظ سے وہی معیار لے لیں جو دوسرے مسلمانوں میں مردوں کا ہے تب بھی جماعت کی ساڑھے تیرہ فیصدی عورتیں تعلیم یافتہ ہیں۔ اگر جماعت کی ہر لکھی پڑھی عورت کم سے کم ایک اَور عورت کو معمولی لکھنا پڑھنا سکھا دے تو اگلے سال تعلیم یافتہ عورتوں کی تعداد 25 فیصدی ہو جائے گی۔ اس طرح اگلے دو سال کی جدوجہد میں ہم سب کو تعلیم یافتہ بنا دیں گے اور یہ کام مشکل نہیں۔ ہر شخص اگر غور کرے تو سمجھ سکتا ہے کہ کسی ایک شخص کو معمولی لکھنا پڑھنا سکھانا کوئی مشکل امر نہیں۔ لکھنا سکھانے سے میرا یہ مطلب نہیں کہ اسے کاتب بنا دیا جائے۔ اسی طرح پڑھنا سکھانے سے میرا یہ مطلب نہیں کہ دوسرا شخص عالم بن جائے۔ بلکہ معمولی لکھنا پڑھنا سکھانے سے میری یہ مراد ہے کہ وہ حروف جوڑ سکے اور اردو کے الفاظ کو ادا کر سکے اور چونکہ یہ ہماری اپنی زبان ہے اس لیے وہ آگے جلد ترقی کرے گا۔ پس یہ کوئی مشکل امر نہیں محض ارادہ اور قوتِ عمل کی ضرورت ہے۔ اگر ہم ارادہ کر لیں اور پھر اپنے اندر قوتِ عمل پیدا کریں تو یہ کام اسی طرح ممکن ہے جس طرح یہ ممکن ہے کہ کوئی شام کی روٹی پکا لے یا کل کے کھانے کے لیے تیاری کر لے۔ یہ اسی طرح ممکن ہے جس طرح کوئی شخص ہفتہ میں ایک بار، دو بار، تین بار، چار بار، پانچ بار، چھ بار یا سات بار نہا لے اور جسم کی صفائی کرے۔ اگر کوئی دِقّت ہے تو محض یہ ہے کہ ہم اس کے لیے ارادہ اور عزم

نہیں کرتے۔ پس ایک تحریک میں نے یہ کی تھی کہ ہر تعلیم یافتہ مرد اور ہر تعلیم یافتہ عورت کم سے کم کسی ایک مرد یا عورت کو معمولی لکھنا پڑھنا سکھا دے۔ اور زیادہ ہو جائے تو یہ اَور بھی اچھی بات ہے۔

دوسری بات میں نے یہ پیش کی تھی کہ اس سال تمام جماعت میں تحریکِ جدید کو مضبوط کیا جائے۔ جماعت کا ہر فرد چھوٹا ہو یا بڑا، عورت ہو یا مرد تحریک جدید میں حصہ لے۔ اور اس کی بھی جو صورت میں نے پیش کی ہے اس میں کوئی مشکل نہیں۔ اور وہ صورت یہ ہے کہ تحریک جدید میں کم سے کم پانچ روپے دے کر ہر شخص شامل ہوسکتا ہے۔ اور پھر یہ بھی ضروری نہیں کہ ہر حصہ لینے والا پانچ روپے دے بلکہ اگر کوئی ایک روپیہ دے سکے تو پانچ آدمی مل کر ایک آدمی کے وجود کے طور پر پانچ روپیہ لکھا دیں۔ اور اگر فرض کرو وہ ایک ایک روپیہ بھی نہیں دے سکتے آٹھ آٹھ آنہ دے سکتے ہیں تو دس آدمی مل کر ایک وجود کے طور پر پانچ روپے لکھا دیں۔ بہرحال ایک دفعہ یہ کوشش کی جائے کہ جماعت کا کوئی فرد تحریک جدید سے باہر نہ رہے۔ اگر ہم اس سال ایسا کرنے میں کامیاب ہو جائیں تو میرا وسیع تجربہ ہے کہ جب بھی کوئی شخص نیکی کی طرف کوئی قدم اُٹھاتا ہے اُسے بعد میں اس کو پھیلانے کا موقع ملتا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ جو لوگ پانچ پانچ روپے دے کر تحریک جدید میں شروع میں شامل ہوئے تھے انہوں نے اس دَور کو چار چار، پانچ پانچ سَو روپیہ پر ختم کیا ہے۔ میں جب کہتا ہوں کہ جماعت کا ہر فرد ایک ایک روپیہ یا آٹھ آٹھ آنے دے کر تحریک جدید میں شامل ہو جائے تو میں جانتا ہوں کہ وہ ایک جگہ پر کھڑے نہیں ہوں گے بلکہ یہ ایک روپیہ یا آٹھ آنے انہیں گھسیٹ کر آگے چلے جائیں گے اور وہ ایک روپیہ یا آٹھ آنے سے سَو، دو سَو یا پانچ سَو اور ہزار روپیہ تک چلے جائیں گے۔

تیسری تحریک جو میں نے جلسہ سالانہ کے موقع پر کی یہ تھی کہ ہر احمدی زمیندار جو فصل عام طور پر کاشت کرتا ہے وہ اس کا 1/20 فیصدی زیادہ بوئے اور اس کی آمدنی تحریک جدید میں دے۔ مثلاً ایک شخص بیس کنال فصل بوتا ہے تو وہ اکیس کنال فصل بوئے اور اس ایک کنال کی آمد محض خداتعالیٰ کے لیے وقف کرے تا کہ اس سے غیرقوموں

اور غیر مذاہب میں تبلیغِ اسلام ہو۔ یہ بھی کوئی مشکل نہیں۔ پانچ فیصدی زیادہ کام کرنا کوئی مشکل امر نہیں ہوتا۔ اگر کسی نے ایک کام میں بیس منٹ خرچ کرنے تھے اور وہ اکیس منٹ خرچ کر لے تو اس کے لیے یہ کونسی مشکل بات ہے۔ یا اگر کسی شخص نے ایک کام پر سَو منٹ خرچ کرنے تھے اور وہ اس میں ایک سَو پانچ منٹ خرچ کرے تو یہ کونسی مشکل بات ہے۔ اگر کسی نے ایک جگہ سَو دن ٹھہرنا تھا اور وہ ایک سَو پانچ دن ٹھہر جائے تو یہ کونسی مشکل بات ہے۔ اس چیز کا زائد فائدہ یہ ہوگا کہ اس کے اندر پانچ فیصدی زیادہ محنت کرنے کی عادت پیدا ہو جائے گی جو اس کے دوسرے کئی کاموں میں مفید ثابت ہوگی۔ اس تجویز پر عمل کرنے سے بھی سلسلہ کی آمد بڑھ سکتی ہے اور دوستوں کو سلسلہ کے کاموں میں شمولیت کا موقع مل سکتا ہے۔

پھر ایک تحریک میں نے یہ کی تھی کہ ہر آدمی اپنے ہاتھ سے کچھ نہ کچھ کام کرے اور اس سے جو آمد ہو وہ اشاعتِ اسلام کے لیے دے۔ چنانچہ دوعورتوں کی طرف سے کچھ چندہ آ بھی چکا ہے۔ ایک عورت نے میری اس تقریر کے بعد کچھ کام کیا۔ اس سے دس آنہ کی آمد ہوئی جو اس نے تحریک جدید میں دی۔ اور دوسری عورت کا میں جلسہ پر اپنی تقریر میں ذکر کر چکا ہوں کہ اس نے میری اس تقریر کے بعد تین کارڈ لکھ کر دیئے اور اس کے بدلہ میں تین پیسے حاصل کیے اور یہ تین پیسے اس نے تحریک جدید میں دے دیئے۔ اگر ہر شخص کوئی نہ کوئی کام شروع کر دے اور اس کی آمد اشاعتِ اسلام کے لیے دے تو سلسلہ کی آمد میں کافی ترقّی ہوسکتی ہے۔ مثلاً میں نے اچھے اچھے افسروں کے متعلق معلوم کیا ہے انہوں نے میری اس تقریر کے بعد اپنے لیے بعض کام سوچے ہیں۔ مثلاً بعض افسروں نے یہ تجویز کیا ہے کہ وہ کسی دن اسٹیشن پر چلے جائیں گے اور مسافروں کا سامان گاڑی سے باہر نکال کر رکھ دیں گے اور اس طرح کچھ نہ کچھ آمد پیدا کریں گے۔ گویا کسی نے کوئی کام سوچا ہے اور کسی نے کوئی۔ اگر یہ روح جماعت میں پیدا ہو جائے تو چاہے اس کے نتیجہ میں کتنی کم آمد پیدا ہو کم از کم اس کا اس قدر فائدہ تو ضرور ہوگا کہ جماعت کے اندر قربانی کی روح پیدا ہوگی۔ دوسرے غریب اور امیر میں جو فرق آجکل پایا جاتا ہے وہ دُور ہو جائے گا۔ تیسرے ہر ایک شخص کی ذہنیت اس طرف مائل ہوگی کہ اسے اپنے مقررہ رستہ سے ہٹ کر بھی کوئی کام کرنا چاہیے۔ میں اپنے لیے بھی سوچ

رہا ہوں کہ کوئی ایسا کام نکالوں کہ دوسرے کاموں میں فرق پڑے بغیر میں اس کے نتیجہ میں کچھ آمد پیدا کر کے سلسلہ کو دے سکوں۔ عام طور پر ایک زمیندار، ایک صناع یا ایک تاجر کوئی کام کرتا ہے تو وہ اپنے لیے کرتا ہے اور اس میں سے ایک حصہ خداتعالیٰ کے لیے دے دیتا ہے لیکن یہ کام خالص خداتعالیٰ کے لیے ہوگا اور اس سے جو آمد ہوگی وہ خالص اشاعتِ اسلام کے لیے ہوگی۔

یہ پروگرام میں نے جماعت کے لیے تجویز کیا تھا۔ اگر دوست اس طرف توجہ کریں، سلسلہ کے اخبار بار بار جماعت کو اس کی طرف توجہ دلاتے رہیں، سلسلہ کے مبلغ جس جگہ جائیں وہ لوگوں کو اس کی ترغیب دلائیں اور لوگوں سے سَو فیصدی اس پروگرام پر عمل کرانے کی کوشش کریں، جماعت کے سیکرٹری اور پریذیڈنٹ صاحبان ذمہ داری سے کام لیں اور جماعت کے تمام افراد سے اس پر عمل کرائیں اور پھر ان رقوم کو پوری طرح ادا کر کے چھوڑیں تو ہمارا اگلا سال ہمارے سامنے نئی شکل میں ظاہر ہوگا۔ ہماری تبلیغ بڑھی ہوئی ہوگی، ہماری جماعت میں پہلے سے زیادہ اخلاق پیدا ہو چکے ہوں گے، جماعت کی تعلیم پہلے سے اچھی ہو چکی ہوگی، دین کا جذبہ ترقی کر چکا ہوگا اور جماعت قربانی میں ترقی کرنے کے قابل ہو چکی ہوگی۔

پس میں اس نئے سال میں جمعہ کے مبارک دن میں جو اِس سال کا پہلا دن ہے جماعت کو اِن امور کی طرف توجہ دلاتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ جماعت کے سارے احباب پختہ عزم اور ارادہ کے ساتھ ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں گے''۔

(المصلح 21 فروری 1954ء)